ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

اس رسالہ میں قرن الشیطان ابن سعود نجدی ملعون کا حال حرمین شریفین میں ظلم وستم ڈھانے اور اس کے اقوالِ شرک وبدعت کا ردّ وابطال وجواز بنائے قبب واجر وثواب زیارت وحفاظت قبور مشرح بدلائل قرآن وحدیث بیان ہے۔

فتنۂ نجدیہ
مظالمِ سعودیہ

از تالیف جامع علوم ظاہری وباطنی واقف رموز خفی وجلی قاطع کفر وبدعت ناصر دین وملت حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا فقیر شاہ نور الہدیٰ صاحب دام فیضہ

مطبع رونق بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ غلام یٰسین صاحب پرنٹر چھپا
اور مولوی نور الہدیٰ شاہ صاحب پبلشر نے ضلع گیا سے شائع کیا۔

گذارش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد مومنوں، مسلمانوں، مقلدوں، مقبولوں، سُنیوں، حنفیوں کے اوپر مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب (فتنہ نجدیہ مظالم سعودیہ) جس کے پاس پہونچے۔ اس کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو پڑھ کر سنایا کریں۔ اور وہابیوں نجدیوں خبیثوں کے حال وحقیقت سے خبردار کرکے اُس سے اور اس کی ذُریات سے نفرت دلائیں جو نجدی کی تعریف کرے اُس سے دُور رہیں، اس کے قریب نہ جائیں، وہ وہابی، نجدی، سعودی مذہب ہے۔ اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ روزانہ شام وصبح بارگاہِ رب العٰلمین میں دعا اور فریاد کریں کہ اللہ تعالےٰ نجدیوں ملعونوں خبیثوں کو غارت کرے سخت بلائے ناگہانی میں گرفتار ہوکر بُری موت سے اس کو جلد ہلاک کرکے فی النار جہنم پہونچائے۔ اللہ ایسے نجس اور ناپاکوں خبیثوں سے حرمین الشریفین کو بہت جلد پاک و صاف کردے

آمین ثم آمین

فریاد

زمان فتنے کا آپہونچا خبر لو یا رسول اللہ — شیاطین نجد نے گھیرا — خبر لو یا رسول اللہ

جناب سرورِ عالم سے نجدی بغض رکھتا ہے — عداوت ہے قدیمانہ — خبر لو یا رسول اللہ

گیا مکہ میں تھا شیطان بصورت شیخ نجدی کے — شریک کافران وہ تھی — خبر لو یا رسول اللہ

بتایا بھید حضرت کا کرو تم قتل اے کہ — چھپے ہیں غار میں اس جا — خبر لو یا رسول اللہ

زمانہ حضرت سرور میں بھی سردار نجدی کا — مخالف سخت دشمن تھا — خبر لو یا رسول اللہ

وہی شیطان نجدی پھر بشکل صورت انسان — دوبارہ پھر وہ آپہونچا — خبر لو یا رسول اللہ

کیا حرمین پر قبضہ نجس ناپاک نجدی نے — زن و فرزند کو مارا! — خبر لو یا رسول اللہ

کیا قتل عام طائف میں مسلمانوں بزرگوں کو — گھسیٹا نعش کو پھینکا — خبر لو یا رسول اللہ

لیا اسباب گھر لوٹا کیا بے خانماں سبکو — نہیں کچھ رحم ترس آیا — خبر لو یا رسول اللہ

کئے سب منہدم قبے مزاراتِ مقدس کو — یہ ہیں افعال نازیبا — خبر لو یا رسول اللہ

مساجد اور مقابر اور مولد حضرت سرور — مٹائے گنبدِ شہداء — خبر لو یا رسول اللہ

کئے مسمار سب قبے مزار جنت البقیع — نہ اہل بیت کو چھوڑا! — خبر لو یا رسول اللہ

ہوا میدان مزار پاک حسنین آل اطہر کی — بتول فاطمہ زہراؓ — خبر لو یا رسول اللہ

ہوئی بیحرمتی ازواج واصحابوں کی قبروں کی — نہیں کچھ خوف وشرم آیا — خبر لو یا رسول اللہ

گئی ہے کھٹکی قبہ مزار پاک خضرا کی — ہے دشمن خاص کر تیرا — خبر لو یا رسول اللہ

نبی کا ذکر جو کرتا ادب عظمت بجالاتا — یہ ان کو بدعتی کہتا — خبر لو یا رسول اللہ

زیارت قبر جو کرتا ہے کہتا یا رسول اللہ — سبھی کو شرک ہے بکتا — خبر لو یا رسول اللہ

مٹانا چاہتا ہے وہ تمہاری شان وشوکت کو — بڑا دشمن ہے زہریلا — خبر لو یا رسول اللہ

مٹائیگا وہ کیا نجدی پیارے وہ خدا کے ہیں — مٹانے سے نہ مٹنے کا! — خبر لو یا رسول اللہ

تمہاری شان و شوکت کو خدایا جس نے ایسا خیال و وہم سے بالا! خبر لو یا رسول اللہ
تمہارا اگر اشارہ ہو تو نجدی ہو تہ و بالا وہ لے رستہ جہنم کا! خبر لو یا رسول اللہ
تمامی ملک میں نجدی خلافت کا صلا باندھا ہے گہرا مکر پھیلایا خبر لو یا رسول اللہ
مقلد سنی و حنفی و مالک حنبلی شافعیؒ عداوت ان سے ہے رکھتا خبر لو یا رسول اللہ
مذاہب دین و ایمان کے جو ہیں اقوال ائمہ کے مٹانے پر کمر باندھا خبر لو یا رسول اللہ
ہے دشمن دین کا نجدی خبیث بے حیا مرتد ہے مذہب خارجی اُس کا خبر لو یا رسول اللہ
صدا آتی ہے لعنت کی ملائک جن و انس کی ہے نجدی سخت بے ہودہ خبر لو یا رسول اللہ
سودی نجد ملحد پر نہ کیوں لعنت کی بوچھاڑ بڑا گستاخ ہے ڈھیٹا خبر لو یا رسول اللہ
وہابی ہند کے نیچر مقلد سے یہ کہتے ہیں زمانہ میرا آ پلٹا خبر لو یا رسول اللہ
وہابی ہیں امامت میں جمعیت کے سبھی علماء نہ آئیں گے مکر میں پھنسنا خبر لو یا رسول اللہ
سودی کے عقائد پر یہ سب ہیں متفق یکجا گئے سب موتمر شور لے خبر لو یا رسول اللہ
دیا فتوے گرانے کا جمعیت ہند کے علماء کہ ناجائز ہے یہ قبہ خبر لو یا رسول اللہ
سودی نجد ملحد کو لقب غازی کا دیتے ہیں مسلمان پر فتح پایا خبر لو یا رسول اللہ
مسلمانوں کو مشرک اور کافر بدعتی کہتا جہاد ان پر روا رکھا۔ خبر لو یا رسول اللہ
وہابی کہتے ہیں سنی کو ہیں یہ بدعتی ناری ہے جائز مارنا ان کا خبر لو یا رسول اللہ
عقائد باطلہ پر سب مسلمانوں کو چلنے کا وہابی کا ہے یہ منشاء خبر لو یا رسول اللہ
وہاں حرمین میں نجدی مٹائے سب آثر کو مساجد بھی نہیں چھوڑا خبر لو یا رسول اللہ
یہاں ہندو نے ستم سے لڑائی پر کمر باندھا مچا طوفان ہے ہر جا خبر لو یا رسول اللہ
مساجد و مقابر پر یہ ہندو حملہ آور ہیں بکھیڑا ہر جگہ برپا خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں پر نشانہ گولیوں کا ہے لگا ہر دم نہیں ہے جان کا چھٹکارا خبر لو یا رسول اللہ
پریشان حال امت ہے خبر لو اے میرے شاہا مدد کا وقت ہے آیا خبر لو یا رسول اللہ
بحالت سختی و مضطر بکا فریاد کو لیکر تیرے دربار میں آیا خبر لو یا رسول اللہ
گنہگاران امت ہیں نہ لائق امتحان کے ہیں بزرگی ہے نہ اور تقوے خبر لو یا رسول اللہ

برادر باپ بیٹے سے جدائی بے نظر آتی نہ کوئی ساتھ دینے کا خبر لو یا رسول اللہ
وہابی کی یہ بندش ہے ہنود کی ملاوٹ سے مسلمانوں کو ٹوٹا تا خبر لو یا رسول اللہ
ہنودوں کو یہ کہتا ہے برادر میرے اکلوتا! بڑے بھائی کے ہو بیٹا خبر لو یا رسول اللہ
وہابی بنگئے نیچر سناتن آریہ ہندو یہ دونوں ہو گئے بھتیا خبر لو یا رسول اللہ
یہ نیچر آریہ دونوں کا مذہب ہے کرشتانی یہ تینوں مل گئے یکجا خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو پر سوراجی کے بہانے سے عجوبہ مکر پھیلایا! خبر لو یا رسول اللہ
یہ وہ جی ہیں کرشتانی تو تیرے جان و ایمان کے ہے پالیسی عجب مذہب کا خبر لو یا رسول اللہ
کبھی دونوں کو بھائی اور کبھی دشمن بناتے ہیں کہ مذہب ایک ہو سب کا خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں تم خلافت اور ہندو تم سوراجی کا شرح اسکی نہیں جانا خبر لو یا رسول اللہ
خلافت ہے نہ نیچر کی سوراجی آریہ مذہب یہ دو دلال کانے کا خبر لو یا رسول اللہ
مٹانا ہے مذاہب کا چلانا سب کو اک رستہ دکھانا ہے نئی دنیا خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو کو لڑا کر تنگ ہے کرنا مذاہب سے چھڑا دینا خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو کو اگر مذہب پہ ہے رہنا تو آپس میں کبھی لڑنا! خبر لو یا رسول اللہ
جو ہندو تم مسلماں سے لڑائی گاؤ لیتے ہو رہیگی یہ نہ گئو ماتا! خبر لو یا رسول اللہ
نہ مندر اور پوجری اور گلے میں ڈالنا تاگا رہیگی بت نہ اور پوجا خبر لو یا رسول اللہ
تمہیں آخر میں پچھتانا پڑے گا اے ہندو تم میں کہ بہر گئے ٹیک اور مالا! خبر لو یا رسول اللہ
اگر مذہب پہ رہنا ہے خلافت آریہ تم کو یہ دونوں کا نہ کر پیچھا خبر لو یا رسول اللہ
خلافت اور امارت قومی و علما جمعیت کی ہیں سب ایک جال مکڑی کا خبر لو یا رسول اللہ
مسلمان اور ہندو تم نہ ان کے دام میں پھنسنا علیحدہ بھاگ کر رہنا خبر لو یا رسول اللہ
حفاظت جان و ایمان کی نہیں ہے قدرت ذاتی مدد کا وقت آ پہونچا خبر لو یا رسول اللہ
ہیں چاروں سمت سے گھیرے خلافت نجدی ہندون نہ ہے رستہ بچاؤ کا خبر لو یا رسول اللہ
کرینگے صلح کافر سے لڑینگے یہ مسلماں سے یہ ہے حضرت کا فرمانا خبر لو یا رسول اللہ
نجد میں زلزلے ہونگے قرن شیطان نکلینگے اٹھیگا نجد سے فتنہ خبر لو یا رسول اللہ

قرن جب دوسرا آئے تو اس کیسا تھا خروج   مسیح دجال نکلے گا   خبر لو یا رسول اللہ
قرن اول میں تھا عبدالوہاب نجدی ملعون   قرن یہ دوسرا آیا   خبر لو یا رسول اللہ
حدیثوں میں خبر ہے زمانہ ایک آئیگا   نہیں ایمان رہنے کا   خبر لو یا رسول اللہ
رہینگے جو کہ ایمان پر مصیبت درد و کلفت   ہو جیسے کف پہ انگارا   خبر لو یا رسول اللہ
شمار تیس یا زائد قبل دجال نکلینگے   بشکل صورت علماء   خبر لو یا رسول اللہ
تمہارے پاس لائینگے حدیثیں جھوٹ جسکو تم   سنا ہے باپ نہ دادا   خبر لو یا رسول اللہ
اسی سنت کے حیلے سے تمہارے سب عقائد کو   وہ کاذب سب بدل دیگا   خبر لو یا رسول اللہ
بلائینگے تمہیں وہ سب ضلالت کفر کیجانب   نبوت کا کریں دعوے   خبر لو یا رسول اللہ
تمہارے مال بھی لینگے ہلاکت میں تمہیں ڈالیں   نہ ان کو خوف ہو خطرہ   خبر لو یا رسول اللہ
ملینگے شرک سے ایک قبیلے میری امت میں   طرفداری نصاریٰ کا   خبر لو یا رسول اللہ
ملینگے ایک قبیلے امتوں میں بت پرستوں سے   شریک کفر بت پوجا   خبر لو یا رسول اللہ
رہیگی ایک جماعت حق پہ ثابت قائم و دائم   ضرر ان کو نہ پہونچیگا   خبر لو یا رسول اللہ
خدا اسکی حفاظت خود کریگا غیب سے یارو   بلاؤں سے نہ گھبرانا   خبر لو یا رسول اللہ
کمینہ فاسق و بدکار ہو اپنی قوم کا سردار   بنے حاجت روا سب کا   خبر لو یا رسول اللہ
ادب تعظیم اور توقیر اسکی سب بجالاویں   بخوف ظلم اور ایذا   خبر لو یا رسول اللہ
جو ہیں پچھلے کہینگے سب برا اگلے بزرگوں کو   نہ کچھ وہ جانتے اصلا   خبر لو یا رسول اللہ
نہیں اسلام اور قرآن مگر ہاں رسم ہو اسکی   حلق نیچے نہ اترے گا   خبر لو یا رسول اللہ
ہیں فتنے دین کا علما سے جو بدتر ہو عالم میں   انہیں سے فتنہ نکلیگا   خبر لو یا رسول اللہ
نمازی ہونگے زائد مسجد ہونگی سب آرا   نہ ایماں ہوگا اور تقوے   خبر لو یا رسول اللہ
کرینگے بات بیہودہ مساجد میں وہ سب جاکر   خلاف دین کا جلسہ   خبر لو یا رسول اللہ
جو سیکھا علم عزت دکھانے کیلئے دنیا   بہشتوں میں نہ جائیگا   خبر لو یا رسول اللہ
جو فرمایا ہے حضرت نے زمانہ ہو بہو دیکھو   تمہارے سر پہ ہے آیا!   خبر لو یا رسول اللہ
زمانہ ہے وہی یارو بچاؤ اپنے ایماں کو   جزا دیگا تمہیں مولا   خبر لو یا رسول اللہ

تمہیں آخر یہاں مرنا نہیں دنیا میں ہے رہنا   خدا کے روبرو جانا   خبر لو یا رسول اللہ
یہ چھوڑو الفت دنیا زن و فرزند مال و گھر   نہ کوئی کام آنے کا   خبر لو یا رسول اللہ
مذاہب دین و ایماں کے نہ ہرگز تم کبھی چھوڑنا   رہی پہچان دے دینا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلمان بھولے بھالے ہیں حفاظت کر خدا انکی   نہیں صورت سہارے کا   خبر لو یا رسول اللہ
بچا تو الٰہ سب کو آفت دجال نجدی سے   قوی ہے آسرا تیرا   خبر لو یا رسول اللہ

افسوس صد افسوس، ہزار افسوس، زمانہ نے عجب رنگ دکھلایا ہے۔ انسانی گل نے نے عجب ڈھنگ پھیلایا ہے۔ بوستانِ دین آب زہریلے سے سینچا جا رہا ہے چمنستانِ اسلام میں خار مغیلان بچھایا جا رہا ہے گلستانِ ایمان کی بیخ کنی کی بندشیں ہو رہی ہیں۔ تند ہوا بد بو دار کی سنسنیں اس میں جاری ہیں۔ چشم بلبلان نغمہ ہزار داستان باشندہ گلستان حیرت زدہ ٹکٹکی لگائے لب بستہ متعجب ایستادہ ہیں۔ ایک دوسرے کا منہ تکتے ہیں۔ جسے امید و توقع وہ دشمن دین نظر آتے ہیں۔ گل یاسمین و نرگس شہلا کندی و گل ریحان مرجھائے ہوئے ہیں۔ ڈالیاں جھکی جا رہی ہیں۔ بلندی سے طرف پستی کے آ رہی ہیں۔ غراب و خفاش نے اپنا پرا جمایا ہے مثل بلبلوں کے نغمہ سرائی کا تاج اپنے سر پر رکھکر اندر بوستانوں کے نجاست و غلاظت کی و استاذ سے گلا پھاڑ پھاڑ کر مشرق و تا مغرب شور و غل مچا رہے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں سنیوں حنفیوں کو دام مکر میں پھانسا جا رہا ہے۔ راہ صراط مستقیم سے بہکا کر نار جہنم کا راستہ بتایا جا رہا ہے۔ معجزہ قول مخبر صادق کا بارہ سو برس کے بعد ظہور میں آیا ہے۔ حدیث صحیح بخاری عن ابن عمرؓ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن و بھا یطلع قرن الشیطان۔ (ترجمہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اے خدا برکت کو ہمارے لئے ہمارے ملک شام
میں اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہمارے ملک یمن میں، اصحابوں نے عرض کی یا رسول
اللہ اور ہمارے نجد میں، فرمایا حضورؐ نے اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہماری
ولایت شام میں اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہماری ولایت یمن میں اصحابوں
نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں (مجھے گمان ہے کہ) تیسری مرتبہ میں
حضورؐ نے فرمایا وہاں یعنے نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے، اور اس میں نکلے گا
قرن الشیطان یعنے گروہ شیطان کا۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اور
ایک روایت میں ہے کہ فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر
اُن کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا جب ایک قرن ختم ہو جائے گا تو دوسرا قرن
آجائے گا۔ یہانتک کہ اون میں آخر مسیح دجال کے ساتھ ہوگا) چنانچہ حضرتؐ کے
فرمانے کے مطابق یہ معجزہ بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا کہ ملک نجد جو ملک حجاز
سے مشرق کی جانب ہے وہاں محمد بن عبدالوہاب ظاہر ہوا۔ اس نے روضۂ اطہر
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صنم اکبر یعنے سب بتوں سے بڑا بت قرار دیا۔ چار
مصلے کو شرک و بدعت بتایا۔ دین و اسلام کے خلاف میں اس نے ایک کتاب
جس کا نام کتاب التوحید رکھا۔ اور اہل حرمین شریفین کو کافر مشرک بنا کر جنگ
و قتال کا فتوے دیا۔ اون کے مال و اسباب کے لوٹ کو غنیمت سمجھا۔ لہذا سنہ ۱۲۱۷ھ
یا سنہ ۱۲۲۱ھ میں نجدیوں ملعونوں نے طائف اور مکہ معظمہ کو لوٹا۔ بیگناہ مسلمانوں کے
زن و بچہ کو قتل کیا۔ مزارات منہدم کئے بعدہ سنہ ۱۲۳۱ھ میں سلطان روم دام [illegible]
القیوم کے حکم سے محمد علی پاشا فوج و سپاہ لیکر آئے اور نجدیوں ملعونوں کو فی النار
جہنم پہونچا کر ملک حجاز کو بالکل پاک و صاف کیا۔ سو برس کا ایک قرن ہوتا ہے
اب یہ دوسرا قرن ہے کہ نجدیوں ملعونوں نے پھر خروج کیا۔ اور بتاریخ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۴۳ھ
ابن سعود مع جیوش بہ قیادت امیر خالد بن لوی جو حسین بن علی شریف مکہ کے
چچیرے بھائی ہیں اور شریف حسین سے خلاف ہو کر نجدیوں سے ملگئے اور اس کے

عقاید قبول کر کے نجدیوں کی اصطلاح کے مطابق طائف کے سامنے والی فوجی چوکی
پر پہونچکر قابض ہو گئے۔ اور بتاریخ ۵ صفر کو نجدی شہر طائف کے اندر داخل ہو کر
لوٹنا شروع کیا اور ہزاروں مسلمانوں زن و بچہ کو تہ تیغ کیا۔ مزارات و قبے و مساجد
سب منہدم کر دیئے۔ دلائل الخیرات کے پڑھنے والے یا رسول اللہ کہنے والے
کلمے کے ساتھ محمد رسول اللہ ملا کر ورد کرنیوالے کافر مشرک کا خطاب پا کر گولیوں کا
نشانہ بنائے گئے۔ چنانچہ مقام طائف میں قتل عام ہوا۔ بلا تمیز جو سامنے آیا عورت
بچہ بوڑھا جوان عربی، جاوی، ہندی سب کو قتل کیا۔ جو تقریباً چودہ پندرہ سو کا شمار
ہے۔ اور ان کی نعشوں کو تین روز کے بعد خچروں کے پیروں میں باندھکر گھسیٹکر
خندقوں اور کنوؤں میں ڈالدیا۔ ان میں مکہ معظمہ اور جدہ کے لوگ زیادہ تھے اور
بہت سے لوگوں کو باہر شہر کے شریف علی کے باغ والی عمارت میں دو شبانہ روز
بے آب و دانہ مقید کر کے رکھا۔ ان قیدیوں میں ایک حاجی صاحب جو نہایت برگزیدہ
نیک مزاج بزرگ صفات کہ جن کا نام سیٹھ حاجی عبداللہ حاجی داؤد صاحب کا
چشم دید واقعات بیان ہے نجدی جب شہر طائف میں داخل ہوئے بلا لحاظ
رات دون قتل عام و غارت گری میں مشغول رہے۔ بڑے بڑے مکانوں پر جاتے
وہاں سے نقد و زیور و قیمتی سامان لے آتے اور گھر والوں کو قتل کر دیتے۔ عورتوں
اور مردوں کی جامہ تلاشی کرتے۔ اس موقعہ پر عورتوں کی جامہ تلاشی میں شرع کے
خلاف بہت سی مزید حرکات کا ارتکاب کیا۔ نعوذ باللہ۔ مردوں عورتوں کے تمام
جسم سے کپڑے اُتار لئے اور ایک ایک رومال پیش و پشت ڈھانکنے کو دے دیا۔
ان ظالموں کا بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی جوان عورت خواہ باکرہ ہو یا شادی شدہ
بہت مشکل سے اپنی عصمت بچا سکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہر شخص کے
سامنے یہ کلمہ پیش کرتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ مالک یوم الدین محمد کان رسول اللہ
جس نے اس سے انکار کیا قتل کر دیا گیا۔ ائمہ اربعہ یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی ہونا
ظاہر کیا وہ بھی قتل کیا گیا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا روضۂ مبارک

طائف میں ان ظالموں نے توڑ کر زمین کے برابر کردیا اور معہ جوتوں کے اس پر
کھڑے ہو کر کہا کہ بلاؤ اب اس کو جو تمہاری مدد کرے۔ یا ہم کو کچھ بگاڑے۔ قبر
میں بندوقیں چلائیں مسجد میں گھوڑے باندھے گئے۔ شیخ عبد القادر شیبی کلید دار
مکہ معظمہ کے بچوں کو قتل کیا اور شیخ علی جوہر مشہور تاجر کلکتہ بھی شہید ہوئے۔
حضرت سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں کے مزارات کو کھدوایا
اور بزمرۂ علماء مشہورین سید یوسف الزوادی اور سید عبد اللہ الزوادی مفتی شافعیہ
اور ان کے خاندان کے لوگ جنہیں شیخ فانی ضعیف العمر بوڑھے اور بچے تھے قتل کر ڈالے
گئے۔ اور ان کی نعشوں کو گھوڑے کے دم میں بندھوا کر پاش پاش کروایا۔ سبھوں
نے صبر و تحمل کے ساتھ جان دیدی۔ مگر کسی نے نجدیوں سے مقابلہ نہ کیا۔ پہلا روز
لوٹ کی مالیت دو ملین گنی یعنے تین کروڑ روپیہ ہے۔ جس کا خمس یعنے پانچواں حصہ
ابن سعود نے لیا جیسا کہ کفاروں کا مال غنیمت سے لیا جاتا ہے اور بتاریخ ۱۹ ربیع الاول
سنہ ۱۳۴۳ھ کو نجدی ملعون مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سب سے پہلے حضرت ام المومنین
خدیجۃ الکبریٰ رضہ والدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
اور ام المومنین حضرت میمونہ رضہ اور حضرت آمنہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
کی والدہ ماجدہ صاحبہ و حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ و حضرت عبد الرحمن ابن ابی بکر رضہ
و حضرت عبد المطلب و ابو طالب و جملہ بنی ہاشم و اہل بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم
کے جسقدر مزارات و قبے مکہ معظمہ میں تھے سب کو گرا پڑا برباد کردیا! و مولد النبی
صلے اللہ علیہ وسلم و مولد علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و مولد سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضہ و
مولد ابو بکر رضہ کی عمارتوں اور قبوں کو بھی مسمار کیا۔ نام و نشان تک مٹا دیا حتی کہ مسجدوں
کو بھی نہیں چھوڑا چنانچہ مسجد شق القمر و مسجد جن و مسجد بلال و مسجد کوثر و مسجد غار مرسلات
و مقام شرح صدر جبل نور وغیرہ مقامات متبرکہ کو منہدم کردیا اور ان سب مقاموں
مزارات متبرکات پر قصداً عام طور سے پاخانہ پیشاب کرتے ہیں اور کتاب دلائل الخیرات
دوکانوں سے لیکر یا جن کے پاس دیکھی اسے چھین کر اس کو پھاڑ کر پیروں تلے ملتے ہیں

اور دلائل الخیرات پڑھنے والے اور یا رسول اللہ کہنے والے حیات النبی سمجھنے والے
مولود شریف پڑھنے والے کلمہ کیساتھ محمد رسول اللہ ملانے والے مزارات پر فاتحہ
پڑھنے والے کو کافر مشرک کہکر پکارتے ہیں ان پر گولیاں چلاتے ہیں۔ ورنہ بُرے
طریقہ سے مار پیٹ کرتے ہیں۔ اور نصف شب کے بعد جو حرم میں تذکیر پڑھی
جاتی تھی۔ اور قریب صبح آیات ان اللہ خالق الحب والنوی وغیرہ اور جو تسلیم
اذان پڑھی جاتی تھیں وہ بند کردی گئیں۔ طائف اور مکہ معظمہ پر حملہ کے بعد پندرہ
ہزار آدمی ترک وطن پر مجبور ہو کر بے خان و مان دربدر غیر غیر ملکوں میں بیچارے
مصیبت کے مارے ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ نہ ان کا کوئی مددگار رہا نہ یار و غمگسار
دوسرے برس بعد حج کے سنہ ۱۳۴۳ھ میں ابن سعود نجدی ملعون نے مدینہ منورہ پر
حملہ کیا۔ اور شہر سے دو میل فاصلے پر جبل احد کے دامن میں حضرت سید الشہداء
امیر حمزہ رضہ کے مزار مبارک اور مسجد کو شہید کیا اور روضۂ اطہر سردار دو عالم نبی کرم
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسائیوں، خادموں، مجاوروں کو سخت تکلیف دی۔ ہر چہار
طرف سے غلّے دانے بند کردیئے۔ ان کی جائدادوں۔ درختوں کھجوروں پر قبضہ کرلیا
چند ماہ ان کو اور ان کے زن و بچہ کو مقید کر کے بھوکا رکھا کر شہر مدینہ پاک پر
قبضہ کیا اور جنت البقیع جس کو بقیع الغرقد کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے
حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی قیامت کے روز بغیر
حساب و کتاب جنت میں داخل ہونگے۔ جن کے چہرے مثل قمر لیلۃ البدر ہونگے۔ تاریخ
مدینہ میں ہے کہ دس ہزار صحابی بقیع میں مدفون ہیں۔ ان خبیثوں نجدیوں نے بتاریخ
۲۲ شوال سے انہدام قبب جنت البقیع کا شروع کیا اور حضرت امام حسن رضی
اللہ عنہ اور سر مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے یہ سب مزارات ایک ہی قبہ کے
اندر ہیں۔ یہ قبہ مبارک اور اس کی دیواریں گرا کر مزارات کو توڑ پھوڑ کر برابر

کر دیا گیا۔ اور بقیع میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی مسجد جسکو بیت الاحزان
کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ آپکا مرقد بھی یہیں ہے اور بعض کا قول ہے کہ
اپنے مکان میں جو روضۂ مبارک گنبد خضرا سے ملحق ہے ان سب کو مع مسجد
نجدیوں ملعونوں نے بے نشان کر دیا۔ اور بقیع کے اندر مزار پاک حضرت امیر
المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا اور
قبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہم عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اور حضرت صفیہ
رضی اللہ عنہا عمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والدہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
اور فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابراہیم بن رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم و قبہ ازواج مطہرات و عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
و مزار حضرت عقیل و حضرت عبداللہ بن جعفر و حضرت عثمان بن مظعون رض اور
حضرت امام مالک رح اور اس کے علاوہ جس قدر مزاراتیں و قبے تھے۔ وہ سب
مسمار کرکے برابر کر دئیے گئے۔ بعض ان میں کھودے گئے۔ اور ہل سے تمام جوت
دئیے گئے۔ اور مقام مسجد قبا میں چند مسجدیں تھیں۔ اون میں سے بعض توڑ دی
گئیں ہیں اور مزار اقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم پر درود وسلام میں
لوگ مشغول تھے۔ ان میں پچیس یا تیس آدمی بندوقوں سے ہلاک کر دئیے گئے۔
مزار مبارک پر جانے درود وسلام پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ جو مزار پاک
کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے اس پر گولی چلانیکا حکم ہے گنبد خضرا بھی سخت
خطرہ میں ہے۔ دیکھئے اللہ حافظ ہے کیا ہوتا ہے۔ اے مسلمانو! نہایت سخت
حسرت وافسوس کا مقام ہے کہ ابن سعود نجدی مردود قرن الشیطان کیسا
دشمن و مخالف زہریلا حضرت سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کا
اور آل واطہار ازواج مطہرات بنات مقدسات اور اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کا ہے۔ اس کے دل میں عزت وعظمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی
ذرہ برابر نہیں۔ نہایت بے خوف وبے باک ڈھیٹھا بد تمیز و بے حیا یزیدی لوگ

سے بدتر یہود و نصاریٰ سے ابتر نالائق بدعتی وحشی جنگلی زانی جہنمی ہے۔ جو
ایکسو چالیس عورتوں سے نکاح کرکے طلاق دے چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالے
بہت جلد از جلد اپنے کئے کی سزا پائیگا۔ کندۂ ناتراش فی النار جہنم ہوگا۔ جس
زمین پاک کی اللہ نے قسم کھائی۔ گھاس اکھیڑنا شکار کرنا ہتھیار اٹھانا حرام
فرمایا۔ یہ ارشاد کہ مکہ معظمہ میں مجھ سے پہلے کسی کو جنگ کی اجازت نہیں میرے
لئے بھی ایک ساعت کیلئے حلال ہوئی۔ اب بعد اس کے قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے حکم سے حرام ہے۔ یہ بیہودہ نافرمان باغی وطاغی اس حدیث شریف کے
خلاف میں وہاں کشت خون کیا۔ مزارات کی بے حرمتی۔ عورتوں کی بے عزتی
مدینہ منورہ کے باشندوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمسایوں کا ستانا
اذیت وپریشانی میں ڈالنا خدایا تو انصاف کر! یہ کیسا ظلم وستم ہے حضرت
سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ مدینہ منورہ میری ہجرت
کی جگہ ہے۔ اس میں میری خوابگاہ ہے۔ یہیں سے قیامت کے روز میرا اٹھنا ہے
یعنے ستر ہزار ملائکہ رحمت کے ساتھ کہ ہر شب و روز قبر شریف کے گرد
حاضر رہتے ہیں مبعوث ہونگے فرمایا کہ چاہیے کہ میری اُمّت میرے ہمسایوں
کے حقوق کی رعایت میں ایک شمہ فروگذاشت نہ کریں اور جو کچھ کہ میرے ہمسایے
سے صادر ہو تو اس کا مواخذہ نہ کریں۔ جہانتک ہو سکے ان سے درگذر کریں
جبتک گناہ کبیرہ ان سے سرزد نہ ہو۔ جو شخص میرے ہمسایوں کی حرمت کا نگاہ
رکھے۔ میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو شخص
کہ میرے ہمسایوں کی حرمت کا نگاہ میں نہ رکھے پلا جائیگا (طینۃ الخبال) اے
مسلمانو! للہ انصاف! مدینہ منورہ پر نجدی ملعون نے کیسا ظلم وستم کیا۔ اور رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمسائیوں کا اچھی طرح حقوق ادا کیا۔ کہ پانچ چھ مہینے
غلّہ والے چہار طرف سے بند کرکے مقید مجبوری ہلاکت وسختی شدت وپریشانی
میں مبتلا رکھا۔ اور آپ کے خادموں مجاوروں کو مع زن وبچہ بھوکا تڑپایا۔

وہ لوگ صبر وتحمل کے ساتھ مصداق اس حدیث شریف کے ہوئے وعن ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علیٰ لاواء المدینۃ
وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعًا یوم القیٰمۃ رواہ مسلم
(ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اس کی محنت پر
کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا میں واسطے اس کے شفاعت کرنیوالا دن
قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے ؛ اور جس نے آپکے ہمسایوں مدینہ منورہ کے
باشندوں کی حرمت کو نگاہ نہیں رکھا۔ ان کو تکلیف واذیت پہونچائی۔ جیسا کہ قرن
الشیطان ابن سعود نجدی ملعون نے ان کے ساتھ برتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مصداق
اس حدیث کے وہ ضرور ہے وعن سعدٍ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء متفق
علیہ (ترجمہ) اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہیں مکر کریگا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے۔
نمک پانی میں روایت کی یہ بخاری ومسلم نے اور ایک روایت مسلم میں ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا
ارادہ کرے تو اللہ تعالےٰ اس کو گلا دیتا ہے آگ میں جیسے سیسہ گل جاتا ہے۔
آگ میں یا نمک پانی میں)۔ اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
اے اللہ جو شخص میرے ہمسائیوں کی برائی کا ارادہ کرے پس جلد ہلاک کر اسکو۔
پس ضرور ضرور انشاء اللہ ضرور بہت جلد نجدی ملعون جہنم رسید ہوکر طینۃ الخبال
پلائے جائیں گے جو نار جہنم میں ایک حوض ہے۔ جس میں پیپ اور لہو دوزخیوں کا
جمع ہوتا ہے اور حضور نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی۔ کہ خداوندا
جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والوں کے بدی کا خیال کرے۔ جلدی اسکو
ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا اس نے مجھکو ڈرایا

اور نسائی میں حدیث شریف ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ڈرایا اہل
مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اس کو اللہ تعالیٰ اور ہوگی اس پر لعنت اللہ کی
اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور روایت میں آیا ہے کہ کوئی عمل اسکا
نہیں مقبول نہ فرض اور نہ نفل) اے مسلمانو! جب اہل مدینہ کو ڈرانے والوں
پر لعنت آئی ہے۔ اس نجدی ملعون قرن الشیطان ابن سعود نے کیسی گستاخیاں
اور بے باکیاں اس مقام پر کیں اور واں کے لوگوں کو ستایا۔ اس مقام کے
آداب کو خاک میں ملایا اور ناحق کشت وخون کیا۔ آپکی زیارت وصلوٰۃ اور سلام
کو شرک وبدعت ٹھیرایا۔ جس پر عمل تیرہ سو برس سے اجماع امت کا اتفاق واتحاد
چلا آیا۔ اس کا منکر ہوکر نو ایجاد مذہب جاری کیا۔ اس کے بدعتی ہونے میں کیا
اب بھی کوئی شک باقی رہا۔ بس ضرور اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمامی
مخلوقات جنات انسانوں کی لعنت دھتکار قیامت تک جاری رہا اور رہیگا۔
اور کیوں نہیں جس مقام پر سرتاج دو عالم خواب استراحت فرمائیں اس کے گردے
کو حرام قرار دیں جیسا کہ مسلم شریف میں سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی احرم مابین لابتی
المدینۃ الخ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرتا
ہوں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاویں درخت خاردار
اس کے یا مارا جاوے شکار اس کا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے ان کے یعنے
واسطے رہنے والوں مومنین اس کے کے دنیا اور عقبیٰ میں اخر حدیث تک اور
دوسری حدیث میں حضورؐ نے فرمایا مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک
یہ دو پہاڑ ہیں دونوں جانب مدینہ مطہرہ کے نزدیک شافعیہ کے مدینہ مانند حرم
مکے کے ہے۔ جو چیزیں حرم مکے میں کرنی حرام ہیں مدینہ مطہرہ میں بھی حرام
ہیں وعن ابی سعید عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان ابراھیم
حرم مکۃ فجعلھا حرامًا وانی حرمت المدینۃ حرامًا مابین مازمیھا

ان لا یُهراق فیها دم ولا یحمل فیها سلاح لقتالٍ ولا تخبط فیها
شجرة الا لعلف رواہ مسلم (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل
کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے بزرگی دی
مکے کو یعنے ظاہر کی بزرگی اس کی پس گردانا اس کو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی
مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اس کی کے ساتھ اس کے کہ نہ خونریزی
کی جاوے۔ اس میں اور نہ اٹھایا جاوے اس میں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور
نہ جھاڑا جاوے اس میں درخت یعنے پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانوروں
کے نقل کی یہ مسلم نے وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ سمّی المدینة طابة رواہ مسلم اور روایت
ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
(فرماتے تھے بتحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے) اور ایک
روایت میں طیبہ یعنے پاک وخوش کے کہ پاک ہے نجاستوں شرک سے اور
موافق ہے ہوا اس کی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اس کے)
وعن ابن عباس رضہ قال قال عمر بن الخطاب رضہ سمعت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلة اٰتٍ من ربّی
فقال صلّ فی ھذا الوادی المبارك وقل عمرةٌ فی حجةٍ وفی روایةٍ
وقل عمرة وحجة رواہ البخاری۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا
کہا عمر بن خطاب رضہ نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ
تھے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا
پروردگار میرے کی طرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک
میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز
اس میں مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی اس کو بخاری نے) وادیٔ عقیق نام
ایک جنگل کا ہے۔ مدینے کے جنگلوں میں سے کہ نماز اس جنگل میں حکم عمرہ اور

حج کا رکھتی ہے۔ اور مدینہ منورہ کے فضائل بے شمار ہیں۔ اس شہر پاک کی مٹی
اور خاک اور میوے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ جذام اور برص اور تپ وغیرہ کیلئے
اکسیر اعظم ہے چنانچہ اس فقیر نے خود عارضہ دق کہ جو مرض لاعلاج ہے۔ تجربہ کیا بفضلہ
تعالیٰ شفا کلی پایا اور شفا طلب کرنے مدینہ منورہ کے میووں سے صحیحین کی حدیث
میں آئی ہے۔ کہ جو کوئی سات کھجور عجوہ کی نہار منہ کھاوے۔ کوئی زہر اور کوئی سحر اسے
تاثیر نہیں کریگا۔ اور بزرگی اس شہر پاک کی یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگوں کو وصیت کی تھی۔ اس شہر شریف کے رہنے والوں کی تعظیم و
تکریم کی کہ لایق ہے امت میری کو کہ محافظت کریں حرمت ہمسایوں کی میرے
اور بیچ رعایت حقوق ان کے کے کہ قصور نہ کریں اور جو کچھ ان سے صادر ہو مواخذہ
نہ کریں۔ اور حتی المقدور درگذریں جبتک کہ یہ پرہیز کریں کبائر سے جو کوئی حفاظت
ان کی حرمت کی کریگا۔ روز قیامت کو میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا۔ اور
جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینة الخبال سے اور مشکوٰة
شریف جلد اول کتاب الصلوٰة میں حدیث شریف وعن ابی ھریرة قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من احدٍ یُسلّم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی
حتّٰی اردّ علیہ السلام رواہ ابوداود والبیھقی فی الدعوات الکبیر (ترجمہ)
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ مجھپر روح میری یہانتک
کہ جواب دیتا ہوں اسپر سلام کا روایت کی یہ داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر
میں ف روح بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں
مستغرق ہے اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ تا صلوٰة وسلام سنیں اور
اسی مشکوٰة شریف کے کتاب الصلوٰة میں وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم من صلّٰی علیّ عند قبری سمعتهٗ ومن صلّٰی علیّ نائیًا
اُبلغتهٗ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ (ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ

سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر نزدیک قبر
میری کے سنتا ہوں میں اس کو اور جو درود بھیجے مجھ پر دور سے پہونچایا جاتا ہوں اسکو
روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔ یعنے نزدیک قبر کے میں بلا واسطہ سنتا
ہوں اور دور والوں کا ملائکہ سیاحین پہونچاتے ہیں۔ اور اسی کتاب مشکوٰۃ شریف
کے باب الصلوٰۃ میں ہے۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ رواہ الترمذی
(ترجمہ) اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اون کے ہیں مجھ پر درود
پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہیں
پھرنیوالے زمین میں پہونچاتے ہیں مجھکو میری امت کیطرف سے سلام روایت
کی یہ نسائی اور دارمی نے اور اسی مشکوٰۃ شریف کے باب الصلوٰۃ میں ہے
وعن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء الخ (ترجمہ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب
سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھیری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس
میں سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
اور کتاب مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب زیارۃ القبور میں ہے وعن بریدۃ قال
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر
السلام علیکم اھل الدیار من المومنین و المسلمین و انا ان شاء اللہ
بکم للاحقون نسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم (ترجمہ) اور
روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے
مسلمانوں کو جبکہ نکلیں طرف قبروں کے کہیں سلام ہے تم پر اے گھر والو مومنوں میں
سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے
البتہ ملینگے مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت یعنے

خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبروں کی جگہ کو حضرت نے گھر فرمایا
اور ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب بن عمیر کی قبر پر
گذرے یعنے شہداء احد میں۔ یہ احد کے لشکر کے نشان بردار تھے۔ پھر وہاں کھڑے
ہوئے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم خدا کے نزدیک زندہ ہو! سوائے لوگو!
زیارت کیا کرو اور ان کو سلام کرو پس قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جس کے قابو میں
میری جان ہے کہ جو ان کو سلام کریگا اس کو جواب دینگے قیامت کے دن تک۔
کذا فی فتح القدیر۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم قبروں پر مدینہ منورہ کے پس متوجہ ہوئے ان پر ساتھ منہ اپنے کے اور فرمایا سلام
ہے تم پر اے صاحب قبروں کے بخشے اللہ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہونچے ہو ہم۔ مزار
اور ہم پیچھے سے آتے ہیں۔ روایت کی مشکوٰۃ شریف کے کتاب
المناسک باب حرم المدینہ میں ہے۔ وعن ابن عمر مرفوعاً من حج فزار قبری بعد
موتی کان لمن زارنی فی حیاتی رواہ البیہقی فی شعب الایمان (ترجمہ) اور روایت
ہے ابن عمر رضہ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری
قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اُس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی
میری کے نقل کی یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں اور حضورؐ نے فرمایا من حج
ولم یزر قبری فقد جفانی ومن زار قبری وجبت له شفاعتی یوم القیمۃ
یعنے جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی پس تحقیق اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور
جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے قیامت کے
دن اور فرمایا من زارنی فله الجنة یعنے میری زیارت کرنے والے کیلئے جنت ہے
دارقطنی اور ابو بکر بزار نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کریگا میری شفاعت اس کیواسطے
واجب ہوگی۔ اور دارقطنی نے امالی میں اور ابو بکر مقری نے اپنے معجم میں اور طبرانی
نے معجم کبیر میں اور اوسط میں بسند معتمد عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کیا ہے کہ نبی

کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری زیارت کرنیکو آویگا اس طرح کہ اس کا
کچھ مطلب اور حاجت نہ ہو سوا میری زیارت کے تو مجھپر یہ لازم ہوگیا۔ کہ میں اس کا
شفیع ہونگا قیامت کے دن۔ دارقطنی اور طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت
کی ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت
کی میری وفات کے بعد تو گویا اس نے میری زیارت کی میری حیات میں۔ اور دارقطنی
اور ابن عدی نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نکی تو اس نے مجھپر ستم کیا اور حافظ
منذری نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم میرا بعد
پڑت کے دیبا ہے جیسا کہ علم میرا حیات میں ہے۔ اور ابن عدی اور ابو یعلی
نے بروایت ثقات روایت کیا انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے
فرمایا کہ انبیاء زندہ ہیں اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مابین قبری ومنبری روضۃ
من ریاض الجنّۃ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قبر اور منبر کے
درمیان میں روضہ ہے ریاض جنّت سے۔ اور فرمایا کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔
اور اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے سورۃ النساء
رکوع ۹۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (ترجمہ) اور اگر وہ لوگ جب برا کیا تھا
اپنے اوپر آئے تیرے پاس اور بخشوا لے اللہ سے اور بخشوا تا اون کو رسول تو پاتے
اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان۔
پس خلاصہ یہ کہ حضور سرورِ عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلّم قبر شریف میں زندہ ہیں
اور جو درود و سلام آپ پر بھیجتے ہیں اسکو آپ سنتے ہیں اور جو دور دور ملکوں سے
درود و سلام بھیجتے ہیں۔ ملائکہ سیاحین اس کو حضورِ اقدس میں پہونچاتے ہیں
جو آپکی زیارت کیلئے روضۂ اقدس پر جاتے ہیں۔ اس کے لئے مژدہ شفاعت اور

خوشخبری جنات الفردوس کا سناتے ہیں۔ منکرین زیارت کو ظالم قرار دیتے ہیں اور
حضورؐ کے دربار میں جو داد و فریاد اور حاجتیں پیش کرتے ہیں مرادیں اس کی بر آتی
ہیں آپکی زیارت سے بشرطیکہ قوت جانی و مالی رکھتا ہو واجب ہے اور درود و سلام
کا پڑھنا بھی عموم مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔ اور زیارت قبور مسلمانوں کی اور انپر
سلام پہونچانا ان کے حق میں دعاء خیر کرنا اور اولیاؤں کو قبر میں زندہ سمجھنا اور سلام
کا جواب دینا جیسا کہ مصعب بن عمیر کا ذکر گذرا یہ سب بدلائل حدیث و قرآن ثابت
ہیں جو اوپر بیس مذکور ہوا جسپر علماء مجتہدین و صلحاء کاملین و اولیاء عارفین حال و
متاخرین اجماع اُمّت کا برابر عمل چلا آیا۔ جس کو قرن الشیطان نجدی طمون اور انکی
ذرّیات وہابی شرک و بدعت کہہ کے مٹانا چاہتے ہیں اور اولیاؤں بزرگوں بلکہ سردار
دو عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی شان و عظمت مومنین مسلمانوں کے دل سے
نکالنا چاہتے ہیں۔ زیارت اور ثواب رسانی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت سرور
عالم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم اور اصحابوں اماموں اولیاؤں بزرگوں سے
نجدیوں وہابیوں کو اس قدر دشمنی اور برائی ہے کہ شرک و بدعت کے حیلے سے انکے
قبے و مزارات کو توڑ پھوڑ گرا لیا برباد کر دیا کہ نشان تک باقی نہ رکھا۔ اور یہ کس لئے
تاکہ اون کی شان و عظمت جاتی ہے لوگ ان کو ہلکا حقیر سمجھیں۔ اون کا کوئی نام لیوا
نہ رہے۔ ان ملعونوں نافرمانوں خارجیوں باغیوں کے نزدیک اگر یہ افعال شرک و
بدعت نہیں تو اس فعل کرنے والے کو روکنا چاہئیے تھا۔ نہ کہ قبہ و مزار کا گرانا و توڑنا
کہ یہ سراسر اہل قبور کی گھر کی بے حرمتی ہے۔ حضرتؐ نے قبروں کی جگہ کو گھر فرمایا
ہے۔ قبروں پر پیر رکھنا یا پشت دیکر بیٹھنا قبرستان میں بول و براز کرنا بیہودہ
باتیں کرنا سخت منع ہے تو کہ اصحابوں اولیاؤں اور آل و اطہار ازواج مطہرات
بنات مقدسات و اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی قبروں پر جوتہ پہنکر
چڑھنا توڑ پھوڑ کرنا اس مقام پر پائخانہ پیشاب کرنا کس قدر توہین و بے حرمتی اور
بے عزتی ان کی ہوئی۔ ہندوستان کے وہابی نیچری جو نجدیوں کے ہم خیال عقائد ہیں جیسے

ان سب باتوں کو جھٹلا یا گئے اور لوگوں پر پردہ پوشی کرتے رہے۔ جب بالکل راز
فاش ہوگیا اور جھٹلا نہ سکے ہزاروں آدمی چشم دید واقعات بیان کرنے لگے تو ان کے پیشوا
جمعیت علماء نیچریوں ندویوں نے فتویٰ دیا۔ کہ یہ سب قبے ناجائز تھے نجدیوں نے گرا دیا
تو اچھا کیا۔ شرک و بدعت مٹا یا اور بتاریخ ۲ اگست ۱۹۲۵ء ہمدرد و بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء
الجمعیۃ اور اخبار خلافت میں فتوے شائع کر کے لوگوں کو نجدیوں کیطرف رجوع کرایا
اور ابن سعود ملعون نے کونسی جگہ یہود و نصاریٰ یا ہندو کافر مشرک سے جنگ و
جہاد کر کے فتح کیا۔ کہ غازی کا لقب پایا۔ ہائے افسوس صد افسوس! اے مسلمانو!
ایمان والو! یہ کونسا زمانہ آگیا۔ اب بھی ہوشیار و بیدار ہو جاؤ۔ ان باغیوں دجال
کے ذریاتو کو پہچانو کہ ابن سعود ملعون مجسم شیطان نے تمہارے اللہ اور رسولؐ کے گھر
کے باشندوں کا گھربار لوٹ کے ہزاروں کو تہ تیغ کیا اصحابوں رسولؐ کے پیاروں اہلبیت
ازواج مطہرات بنات مقدسات کے قبروں گھروں کو ویران و برباد کر کے لقب
غازی کا پایا اور ابن سعود کے ہم نوالے پیالے ہندوستانی جو وہابی کے نام سے مشہور
ہیں کہ یہ دراصل نیچری ہیں جب ان نیچریوں کے جلسہ ندوہ کے اوپر علماء حرمین الشریفین
نے کفر کا فتوے دیا تو ان نیچریوں نے اس جلسہ کا نام بدل کر کانگریس اور خلافت کمیٹی
قائم کر کے سب لوگوں کو راستے میں لانے اور ہم مذہب بنانے کی فکر میں رات دن
کوشاں ہیں۔ اور ان میں بہت سی شاخیں قائم کی ہیں۔ ۱ امیر شریعت ۲ جمعیت
علماء ۳ [illegible] کمیٹی ۴ تنظیم کمیٹی ۵ قومی بندش ۶ خلافت کمیٹی۔ اس کے علاوہ
اور بھی بندشیں ہیں۔ یہ سب اتفاق و اتحاد میں ایک ہیں جب آدمی ایک کیطرف
سے بدگمان ہوتا ہے تو دوسری طرف سے پھر اس کو اپنی رائے میں لے آتے ہیں
اور جو لوگ بالکل آوارہ عقائد و مذہب سے کنارہ لفنگے گنڈے شہدے بدمعاش
بے تمیز جنکو اللہ و رسول کا ڈر نہیں جنت و جہنم کا پروا نہیں! ان کے والنٹیر فوج و سپاہ
اور قوم کے سردار ہیں۔ لوگوں کو ڈرانا دھمکانا رائے میں لے آنا چندہ رشیا تحصیل کرنا
ان کا کام ہے۔ اور ہندوستان کے اندر انگریزی تعلیم و تفہیم کے باعث مسلمانوں اور

ہندوؤں کی صورت میں انگریزی حکام سے بڑے بڑے لقب و خطاب حاصل کئے ہیں
کرشانی صحبت نے انہیں غذا وضع سب بدل دیا ہے۔ عقاید و مذہب سے ان کو
کوئی علاقہ سروکار نہیں۔ وہ پہلے ہی سے کرشانی بنے ہوئے ہیں۔ ٹوپ کوٹ
پتلون سور گوشت شراب کباب میں مشغول ہیں۔ وہ اپنی قوم کے لیڈر و واعظ بنے
ہیں۔ لوگوں کو بہکا کر نیچری بنلاتے ہیں۔ وقت ضرورت کے علماء نیچر جو جمعیت علماء
ہیں۔ ان کی طرف لوگوں کو فتوے کیلئے رجوع کراتے ہیں۔ یہ جمعیت جو مقلد نجدی ہیں
مسلمانوں بے چارے ایمان والوں کو جو بالکل بھولے بھالے سیدھے سادے
ہیں۔ اپنے مکر و فریب میں لا کر دھوکا دیکر حدیث و قرآن جو یہود و نصاریٰ کی
شان میں ہیں پیغمبروں، اصحابوں اولیاؤں سُنیوں حنفیوں کی طرف رجوع کر کے
شرک و بدعت ٹھیراتے ہیں اور فعل نجدی کو اتباع سنّت قرار دیتے ہیں! انہدام
قبہ میں یہ حدیث و قرآن پیش کرتے ہیں۔ سورہ کہف فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ
بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۱ھ (ترجمہ) پس کہا انہوں نے بناؤ اون کے عمارت پروردگار انکا
خوب جانتا ہے اون کو کہا ان لوگوں نے جو غالب آئے اوپر کام اپنے کے البتہ
بناویں گے ہم اوپر اُن کے مسجد۔ یعنے در غار پر کوئی عمارت بنانا چاہئے تفسیر معالم
کہا مشرکین نے ہم کوئی مکان بنائیں گے اور مومنوں نے کہا کہ ہم مسجد بنائینگے
یعنے اصحاب کہف کے در غار پر یادگار بنانے کے لئے آپس میں لوگ جھگڑتے تھے
جکی خبر اللہ تعالیٰ نے دی۔ اس آیت میں قبوں کے جواز یا ناجواز کا کوئی تذکرہ تک
نہیں بلکہ اس آیت شریفہ سے یادگار بنانے کا مسئلہ جواز کا نکلتا ہے۔ جیسے
علماء سنّت والجماعت نے استخراج مسائل مزاروں پر قبہ وغیرہ بنانے کا اور
اس کے قرب میں مسجد تعمیر کرنیکا فتوے دیا ہے۔ جبتک اس کے مقابل کوئی
دلیل قوی نہ ہو کسی طرح اسکی تردید نہیں ہو سکتی وہابیوں نجدیوں اور ان کے
ہمخیال عقائد ہندوستانیوں جمعیت علماء نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے

وہ اس آیت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں تصریح
کردی ہے کہ مسجد باب کہف پر یا کہیں قریب بنائی گئی تھی اور احادیث میں جو
چیز رد کی گئی ہے وہ نفس قبر کو سجدہ گاہ بنانا ہے قرب وجوار کی ممانعت اس سے
ثابت نہیں ہے پس قرآن پاک وہابیوں کی تائید نہیں کرتا۔ بلکہ مخالفت ظاہر کرتا
ہے۔ اور جن احادیث سے تعمیر قبہ شرک و بدعت ٹھیراتے ہیں انہدام قبب میں
افعال نجدی کو اتباع سنت قرار دیتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی
جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا۔

(۲) ابو ہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھ سے علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہ
نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ تو کسی تصویر کو بے مٹائے نہ چھوڑے اور نہ کسی قبر بلند کو
بے برابر کئے یہ حدیث شریف مسلم کی ہے۔

(۳) مسلم شریف جندب سے مروی ہے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے۔ خبردار جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاء و صالحین
کی قبروں کو مسجد بناتے تھے۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تمکو اس سے منع
فرماتا ہوں۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ اور
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا
اس میں تصویریں ہیں تو حضورؐ سے یہ ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا ان لوگوں کی یہ
حالت تھی کہ جب ان میں کوئی مرد صالح انتقال فرماتا۔ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کرتے
اور اس میں تصویریں بناتے' وہ اللہ کے نزدیک روز قیامت کو بدترین خلق ہیں۔[لہ]

(۵) حضورؐ نے فرمایا الٰہی میری قبر کو بت نہ بنا کہ پوجی جائے۔ اللہ کا غضب
اس قوم پر بہت سخت ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا (مشکوٰۃ شریف)

لہ فتح الباری ۲۲

(۶) ابو داؤد اور ترمذی میں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی
زیارت کرنیوالی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر
لعنت فرمائی۔

ان سب حدیثوں میں قبوں کے عدم جواز یا گرا دینے کا کوئی تذکرہ تک نہیں
ان میں نفس قبر مسجد کا بنانا کہ جس پر لعنت فرمائی' اور ان سب حدیثوں کا مطلب
ایک ہی ہے کہ جو اس کے ترجمہ سے محض اردو کا جاننے والا بھی صاف طریقے
سے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے بزرگواروں کے
قبروں پر مسجد بناتے تھے۔ اور ان میں تصویریں بنا کر سجدہ کرتے تھے مسجد کے
معنے عبادتگاہ یعنے نماز و سجدہ ہے۔ کہ جسے منع کیا گیا۔ اور یہود و نصاریٰ
کی قبر اونچی ہوتی ہے۔ چہار طرف سے مثل دیوار کے تو ان قبروں اور مسجدوں
اور تصویروں کو حضورؐ نے حضرت شیر خدا کو توڑ کر برابر کر دینے کیلئے حکم فرمایا
نہ کہ مسلمانوں ایمان والوں کا قبر توڑنے کے لئے فرمایا اس وقت مسلمان تو وہی
جو حضورؐ پر ایمان لائے اور وہ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ اور
ان کی قبر حضورؐ ہی کے حکم سے بنی۔ پھر کون اصحاب ایسے سرکش تھے کہ
حضورؐ کے حکم کے خلاف میں اونچی قبر بنایا کہ جسکو توڑ کر برابر کر دینے کیلئے حکم ہوا
یہ عقل سے بعید ہے۔ ان سب حدیثوں سے اور مسلمانوں کی قبر سے کوئی تعلق
نہیں کوئی مسلمان نہ قبر کو سجدہ کرتا ہے اور نہ اس پر تصویریں رکھتا ہے اور نہ
مسجد بناتا ہے اور نہ کوئی ان سب فعلوں کو جائز کہہ سکتا ہے۔ ہاں کفاروں کا
قبر کہ جس کا توڑنا جائز ہے جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا اور مسلمانوں کی قبر کا بہت بڑا
احترام چاہیئے جس کے لئے حکم ہے (عن ابی مرثد الغنوی قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا
رواہ مسلم (ترجمہ) اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو اور مکروہ
ہے سونا نزدیک قبر کے اور اس پر تکیہ کرنا اور اس کے پاس استنجا کرنا نہایت سخت
مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے ننگے پاؤں قبروں میں جاوے اور فرمایا وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علے جمرۃ
فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علے قبر رواہ مسلم
(ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا ایک انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اس کے پس
پہونچے انگارا طرف بدن اسکے کے بہتر ہے واسطے اسکے اسے کہ بیٹھ جاوے قبر پر
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے کوئی شخص آگ پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے بدن جلیں
وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے اور مشکوۃ شریف میں روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا
دیکھا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کئے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے
صاحب اس قبر کے کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی احمد نے ؛ اور حدیث
شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے ہے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ توڑنا
مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ مالک
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اے مسلمانو! جب عدم قبر کے لئے یہ احتیاط و حکم ہے۔
ان نجدیوں نابکاروں نے سرور عالم نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو صنم اکبر
کہیں اور آپ کے اہل بیت آل اطہار ازواج مطہرات بنات مقدسات رضی اللہ عنہا
و اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مزاراتوں کا منہدم کرنا اونکی قبر پر جوتا
پہنکر چڑہنا۔ قبر کا کھودنا نجاست پاخانہ پیشاب کرنا ان سے تمام حوت کر قبروں کو بالکل
بے نشان بنادینا کہ جس کے سننے سے ایمان والوں کے جگر پاش پاش ہیں۔ ان سب
افعال سے اُن کے بغض و عداوت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان خارجیوں کا ظلم
وایذا اہل قبور کی توہین و بے حرمتی کس حد تک پہونچی ہے اور قبر کا نشان رہنا اور
کا مزاراتوں پر جانا قبر کا حد اونچائی کا ہونا یہ سب تو حدیثوں سے ثابت ہیں۔ چنانچہ

وعن سفیان التمار انہ رای قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری
(ترجمہ) اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انہوں نے قبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے ؛ اور روایت ہے قاسم بن محمد
سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھولدو میرے
لئے قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں انکے کی یعنی حضرت ابوبکر رضؓ و
عمرؓ کی پس کھولدیں میرے لئے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے
یعنے بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو
گرد مدینہ کے ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے) اور مشکوۃ شریف میں ہے امام جعفر صادقؓ
بیٹے محمدؓ کے اپنے باپ سے یعنے امام باقر رضؓ سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اکٹھا کر کر اور تحقیق حضرت
نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنی نشان کیلئے نقل
کی یہ شرح السنۃ میں اور روایت کی شافعی نے) اور مشکوۃ شریف میں روایت ہے مطلب
بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کئے گئے
اور حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرتؐ کے پاس پتھر یعنے بڑا
پتھر تا علامت کیلئے رکھا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف
اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستین چڑہائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب
راوی نے کہ کہا اس شخص نے کہ خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں
طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ کھولا ان دونوں
کو پھر اٹھایا اسکو پس رکھا اسکو سرہانے قبر عثمانؓ کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ
اسکے اپنی بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس ان کے اس شخص کو مریگا اہل میرے
سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** عثمان بن مظعون حضرت کے دودہ شریک بھائی
تھے۔ مہاجروں میں مدینہ منورہ کے اول یہی مرے ہیں اور حضرت ابراہیم صاحبزادے
حضرتؐ کے ان کے پاس اول دفن کئے گئے۔ اور قبر پر اس حدیث شریف کے رو سے

قبر کا نشان قائم رکھنا یا سرہانے میں پتھر کھڑا کرنا یا اوس پر نام کھودنا۔ یہ سب جائز ہوا در
ابتداء اسلام میں حضرتؐ نے عورتوں اور مردوں کو زیارت قبر سے منع فرمایا تھا جب اسلام
دلوں میں مضبوط ہوا تو آپ نے اجازت دی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ابن مسعودؓ سے
مروی ہے۔ یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت
کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے
دنیا سے اور یاد دلاتا ہے۔ آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے) اسی مشکوٰۃ میں روایت ہے محمدؒ
بن نعمان سے کہ پہونچاتے تھے حدیث طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت
کرے اپنے ماں باپ کی یا ایک کی انمیں سے ہر روز جمعہ میں یا ہر ہفتہ میں بخشش کیجاتی ہے
واسطے اسکے اور لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال میں نیکی کرنیوالا ساتھ ماں باپکے روایت
کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں) اسی مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ کہا کسطرح کہوں میں یا رسول اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے
کیا کہوں میں بیچ زیارت کرنے قبروں کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے
مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالوں پر اور پیچھے رہنے
والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں روایت کی
یہ مسلم نے)۔ اور اسی مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے مروی ہے کہ کہا تھی میں داخل ہوتی
اپنے گھر میں کہ اس میں مدفون تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی
مدفون تھے۔ اس حالت میں کہ تحقیق میں رکھتی یعنے اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر
اور کہتی میں یعنے اپنے دلمیں سوا اسکے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ہیں خاوند میرے
یعنے حضرتؐ اور باپ میرے یعنے ابو بکرؓ اور دونوں اجنبی نہیں پس جبکہ دفن کئے گئے
عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اون کے یعنے اس مکان میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی
میں گھر میں مگر میں باندھے ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمرؓ سے کہ وہ اجنبی
تھے روایت کی یہ احمد نے) **ف** اگر عورتوں کی زیارت منع ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہؓ
ہرگز زیارت نہ کرتیں۔ اسمیں دلیل ہے اس پر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے

مانند لحاظ اس کے کہ حالت حیات اس کی اور شرح الصدور میں روایت ہے عقبہ بن عامر
صحابی سے کہا کہ اگر رکھوں میں آگ یا پاؤں رکھوں تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے
پاؤں میرا محبوب تر ہے طرف میرے لئے کہ چلوں میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے
میرے نزدیک کہ قبروں میں بول و براز کروں میں یا بازار میں سامنے لوگوں کے کہ لوگ
دیکھتے ہوں) اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عتیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے
ایک مقبرے پر اس حال میں کہ ان کو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا۔ پس کہا لوگوں نے اونکو
کہ اوتر کر پیشاب کرلو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں حیا کرتا ہوں مردوں سے
جیسا کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے) افسوس کہ ان بے حیاؤں مردودوں نجدیوں نے
اون سب مقامات متبرکہ پر پاخانہ پیشاب کی جگہ مقرر کیا۔ اور مشکوٰۃ کے کتاب الجنائز میں
ہے۔ وعن البخاری قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراته
القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا هل وجدوا ما
فقدوا فاجابه آخر بل یئسوا فانقلبوا۔ (ترجمہ) اور بخاری شریف سے روایت ہے
کہ کہا جب میرے حسن مثنّٰی بیٹے حسن بیٹے علی رضی اللہ عنہم کے گذر گیا عورت انکی نے
یعنے فاطمہ بنت حسین علیہم السلام خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے
والے کو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اس چیز کو کہ گم کی تھا پس جواب دیا
اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ نا امید ہوئے اور پھر گئے **ف** ہاتف کا پکارنا تسلی اور
صبر کیلئے تھا کہ ایک سال رہی آخر ناکام واپس ہونا پڑا۔ اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
زینب بنت جحش رضہ کی قبر پر خیمہ لگایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر قبہ
بنایا اور یہ تینوں روایتیں علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں موجود ہے۔ پس ان سب روایتوں
سے قبہ بنانیکا جواز ثابت ہے اگر نا جائز ہوتا تو یہ سب حضرات یہ فعل ہرگز نہ کرتے اسلئے
سلف کے علماء مجتہدین و فقہائے کاملین نے جائز فرمایا۔ چنانچہ امام شعرانی نے میزان
میں کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا قبر کی بنا اور گچ سے پوتا کرنا جائز ہے۔ اسیطرح
بدایۃ المجتہد میں امام مالک اور شافعی نے قبروں کا گچ کرنا مکروہ جانا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

نے جائز فرمایا علامہ شامی کی رد المحتار میں جامع الفتاوی سے ہے کہ جب میت مشائخ و
علماء و سادات سے ہو تو اس کے مزار پر عمارت بنانا مکروہ نہیں اور علامہ طاہر فتنی کی
مجمع البحار اور مولٰنا علی قاری نے مرقاۃ میں فرمایا کہ بیشک ائمہ سلف صالحین نے علماء کرام
و اولیاء عظام و مشائخ صوفیاں کی مزارات پر عمارت قبہ وغیرہ بنانا جائز و مباح فرمایا کہ
لوگ ان کی زیارت سے مشرف ہو کر انہیں عافیت و آرام پائیں۔ نور الایمان میں ہے
ائمہ سلف نے مزار مشائخ اور علماء مشہورین پر قبہ بنانا مباح فرمایا کہ زائرین کیلئے عافیت
و آرام ہو اور مدارج النبوۃ میں علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ارشاد فرماتے ہیں۔
در مطالب المومنین گفتہ است کہ مباح داشتہ اند سلف کہ بنا کردہ شود بر قبر مشائخ و علماء مشہور تا
زیارت کنند ایشان را مردم و استراحت یابند در آن و بنشینند بسایہ آں و نقل کردہ است آنرا
از مفاتیح شرح مصابیح و گفتہ است کہ دیدم بہ بخارا قبور کہ عمارت کردہ شدہ است بخشت ہائے
تراشیدہ و تجویز کردہ آنرا اسمٰعیل زاہد کہ از مشاہیر فقہا است (ترجمہ مطالب المومنین میں ہے
کہ سلف نے مشائخ و علماء مشہورین کے قبور پر بنا کو مباح رکھا ہے تاکہ لوگ زیارت کریں
اور آرام پائیں اور اس کے سایہ میں بیٹھیں نقل کیا۔ اس نے مفاتیح شرح مصابیح سے اور
کہا کہ میں نے بخارا میں دیکھا کہ اینٹوں کے ساتھ قبروں عمارت کی ہوئی ہیں۔ اسکو اسمٰعیل زاہد
نے جو کہ مشاہیر فقہاء سے ہے جائز رکھا ہے) اور حضرت سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم
کا مزار مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ نہ کسی اصحاب کو اسے انکار
اور نہ کسی نے منع بنا کی حدیث پیش کی حضور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے
میں مدفون ہونے سے پہلے وہ حجرہ مطہرہ کھجور کی لکڑیوں کا تھا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے
کچی اینٹوں سے تعمیر کی۔ پھر خلیفہ ولید بن عبد الملک کے حکم سے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ
نے اسے منقش پتھروں سے بنایا بعدہ گنبد خضرا جو اس وقت موجود ہے بعہد دولت قلاؤن
صالحی سنہ [illegible] میں بڑی شان و شکوہ کیساتھ جست کی جالیوں سے تعمیر فرمایا گیا۔ چنانچہ کتاب
جذب القلوب میں علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ چوں دفن سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم بموجب حکم الٰہی در حجرہ شریفہ شد عائشہ صدیقہ در خانۂ خود ساکن مے بود و میان

او و قبر شریف پردہ نبود و در آخر بسبب جرأت و عدم تحاشی مردم اندر آمدن بر قبر
شریف و برداشتن خاک ازاں خانہ را دو قسم ساخت دیوارے در میان مسکن خود و قبر شریف
کشید و بعد ازاں کہ امیر المومنین عمر در مسجد زیادت کردہ حجرہ را از خشت خام بنا کردہ تا زمان
حدوث عمارت ولید ابن حجرہ ظاہر بود عمر بن عبد العزیز بحکم ولید ابن عبد الملک آنرا منہدم کردہ
بحجارہ منقوشہ برآوردہ بر ظاہر آن حظیرہ دیگر بنا کردہ و ہیچ کدام ازیں دو را درے نگذاشت
از عروہ روایت میکنند کہ وے بعمر بن عبد العزیز گفت اگر حجرہ شریفہ را بر حال خود
گذارند و عمارت گرداں برآرند احسن باشد) ہذا بنا قبہ و عمارت مزارات مقدسہ کا
فعل اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ حدیث
شریف میں حضرت نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث۔ علماء دین فرماتے ہیں کہ پہلا وہ قرن ہے جسمیں رسول کریم
حبیب رب العلمین و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین تھے سنہ ۳۰ھ تک تھا۔ اور دوسرا
قرن وہ ہے جسمیں صحابہ رض و تابعین و تبع تابعین تھے سنہ ۱۲۰ ہجری تک رہا۔ اور چوتھا قرن
ثم یظہر الکذب الحدیث یعنے بعد ایکسو ساٹھ ہجری کے دین میں جھوٹ ظاہر ہونا
شروع ہوا۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں یورش فتنے فساد کے زوروں پر پہونچا اور معتزلہ
خوارج و روافض و قرامطہ و کرامیہ و زیدیہ و اسمٰعیلیہ و سلیمانیہ و داؤدیہ کے ظاہر ہوئے ہزاروں
موضوع حدیثیں بنیں چنانچہ امام بخاری رح روایت کرتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم یعنے نہیں آویگا تم پر کوئی
زمانہ مگر یہ کہ جو اس کے بعد ہوگا اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تمہاری وفات ہوگی یعنی جو
زمانہ رسول اللہ کے زمانہ سے دور تر ہوتا جاتا ہے بدتر ہوتا جاتا ہے پس مسلمانوں کو آگاہ
ہو جانا چاہیے اور خیال رکھنا چاہیے کہ امت محمدیہ میں سب سے بہتر و افضل اصحاب کرام
رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ اون کے بعد تابعین اور انکے بعد تبع تابعین اس تین قرن کو
حضرت نے خیر القرون فرمایا۔ یعنے ان کے قول فعل دین اسلام کے اندر مسئلے فتوے قابل
اعتبار اور ماننے اور عمل کرنے کے ہیں اور چوتھے قرن میں حضور نے فتنہ فسا یعنے دین میں جھوٹ

ظاہر ہونا بیان فرمایا۔ اب جاننا چاہیئے کہ اول محمد بن عبدالوہاب نجدی ملعون و دوم قرن الشیطان
ابن سعود نجدی مردود بارہ سو برس کے بعد نو ایجاد مذہب جاری کیا۔ انکے قول سے خیر القرون کے
بزرگان دین و علماء مجتہدین و اولیا کاملین و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ سرور دو عالم
شفیع المذنبین یہانتک پیشقدمی کہ خالق المتین، رب العلمین، مالک یوم الدین بھی کوئی
شرک و بدعت و کفر سے نہیں بچتے۔ ایسے بدمذہب بددین پر اللہ و رسول کی لعنت صبح و شام
ہے مسلمانوں کو اللہ انکی بو دار ہوا سے بچاوے پہلے یہ اماموں کے قول کو رد و بدل کرکے
اہلحدیث بنتے ہیں پھر اہل القرآن پھر جب یہاں بھی کوئی ٹھہراؤ کی صورت نہیں تو خاصے نیچری
بن جاتے ہیں ابن تیمیہ کے مقلد ہو جاتے ہیں۔ عقیدہ ایمان کی پابندی سے انکو کوئی علاقہ
نہیں ہے بلکہ نصیب جنت و جہنم کی پروا نہیں بے خوف و خطر شیطانی بحث تقریر، ہار جیت
کرکے لوگوں کو دغلاتے بہکاتے پھرتے ہیں مسلمانوں کو انکی دجالوں کے ذریات سے بہت
دور رہنا چاہیئے۔ اور جو علماء مجتہدین و بزرگان دین خیر القرون کے فرما گئے اور دین و اسلام
کے اندر جو چیز قائم کر گئے وہ مرضی رسول کریم بفضل رب رحیم ہے۔ اسپر اجماع امت کا
اتفاق و عمل تیرہ سو برس سے چلا آتا ہے۔ حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو مسلمانوں کی جماعت
سے نکلا وہ جہنم میں جا پڑا۔ اس اجماع کا بیان بہت مشرح بدلائل حدیث و قرآن کتاب
نور العرفان فی حرز الایمان جلد اول اس فقیر کی تصنیف کردہ میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیے
مسلمانوں کو بغیر سمجھے ہوئے حدیثوں پر عمل کرنا نہیں چاہیئے۔ اگر حدیث و قرآن پر عمل کرنا آسان
ہوتا تو اماموں کی تقلید کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر مثل اندھے وہابی کے حدیثوں پر عمل کرنا
مان لیا جائے تو بیت اللہ شریف اور سارے جہان کی مسجدیں عمارتیں محل و مکانات کو شرک و
بدعت ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہیگا اور وہابیوں نجدیوں کے قول کے مطابق
سب مسجدوں کو توڑ پھوڑ کر زمین کے برابر کرنا پڑیگا۔ چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف
کے کتاب الصلوٰۃ کے باب المساجد میں ہے۔ وعن ابن عباس رضہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس رضہ لتزخرفنها کما
زخرفت الیہود والنصاری (رواہ ابوداؤد) (ترجمہ) اور روایت ہے ابن عباس رضہ

سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ بلند کرنے اور زینت اور گچ
چونا اور گچ کرنے مسجدوں کے (تشئید کے معنے مساجد کا رفع اور اسکی بنا بلند کرنا زینت چونا اور
گچ کرنا کہ یہ سب ناجائز ہیں) ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ البتہ زینت کروگے انکی جیسی کہ زینت کی یہود و
نصاری نے روایت کی یہ ابوداؤد نے) اور مسجد نبوی حضرتؐ کے زمانے میں اینٹوں کی اور کھجور کی
ٹہنیوں کی تھی۔ اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ پھر حضرت عمر نے اسی طرح بنائی اور فرمایا کہ لوگوں
کو بارش سے چھپاتا ہوں سرخ یا زرد کرنے سے بچاؤ تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالدیگا اسکو بخاری نے
روایت کی۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں
قیامت کی سے یہ ہے کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں روایت کی ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور
ابن ماجہ نے) ف یعنے بڑی بڑی مسجدیں بنا دینگے اور آراستہ کرینگے اور انکو بطریق فخر اور
ریا کے تاکہ لوگ انکی تعریف کریں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کی حدیث شریف ہے آپنے فرمایا کہ
بلند مسجدمیں نماز پڑھنے سے ہم منع کئے گئے ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں گئے
جو کہ مزخرف یعنے مزین و آراستہ تھی۔ فرمایا خدا تعالی اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ کام
کیا اور یہ دونوں روایتیں ملا علی قاری نے مرقات میں فرمائیں اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ
بن عباس رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں تمکو کہ تم میرے
بعد اپنی مسجدوں کو بلند کروگے جیسے کہ یہود و نصاری نے اپنے کلیسا اور گرجا کو بلند کیا اور عمر
بن الخطاب رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قوم کا عمل برا نہیں
ہوا مگر کہ اس نے اپنی مسجدوں کو مزخرف کیا یعنے مزین اور آراستہ کیا) اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہے
کہ مسجد بدی شدی بناؤ اسمیں کنگرے اور منارہ نہوں۔ اب بتاؤ کہ ان سب حدیثوں کے خلاف میں
تمام روئے زمین کی مسجدیں بنی ہوئی ہیں تو کیا تمام روئے زمین کی مسجدیں مسمار کر دیجائینگی
اور اسکا توڑنا جائز ہوگا؟ ہرگز نہیں بلکہ تمامی علماء اہلسنت والجماعت نے پختہ چونا اور گچ وغیرہ
بنانیکے جواز کا فتوی دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ لوگ گھروں کو بلند اور مزین اور مطلا کرتے ہیں اور
اگر ہم مسجدوں کو ساتھ لکڑی اور مٹی کے بنا دیں تو وہ ہم کی نظروں میں حقیر اور ذلیل معلوم ہو
اسلئے زمانہ کے تغیر سے احکام بھی بدلجاتے ہیں چنانچہ حضرتؐ کے زمانہ شرع اسلام میں بہت سے

اصحاب رضی اللہ عنہم بھی شراب پیتے تھے تو یہ آیت شریف نازل ہوئی لا تقربوا الصلوٰۃ و
انتم سکارٰی یعنے جب تم نشہ میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ اور جب اسلام مکمل ہوا تو یہ
آیت شریف نازل ہوئی یاایھا الذین امنوا انما الخمر الخ یعنے اے ایمان والو نہیں ہے نشہ
پینے نشہ بالکل قطعی حرام کردیا گیا ہے عجب کیا ہے کہ نجدی ملعون اول آیت کے رو سے شراب
پینے کے جواز کا فتوے جاری کرے اسیطرح عورتوں مردوں کیلئے زیارت قبور کی ممانعت
تھی بعدہٗ اجازت دیگئی۔ اسیطرح اختلافات وجوہات احکام میں بہت ہیں سوا علماء مجتہدین
کے قرآن وحدیث پر عمل نہیں کرسکتا جو انہوں نے استخراج مسائل کئے ہیں اسپر عمل کرنا چاہئے
وہابیوں نجدیوں غیر مقلدوں کے بہکانے اور قرآن وحدیث دکھلانے پر مسلمانوں کو عمل کرنا نہیں
چاہئے۔ یہ ایسے نجس ناپاک ہیں۔ کہ ایک روز یہ بیت اللہ شریف کو بھی مسمار کرینگے جیسا کہ حضرت
نے فرمایا ہے یعنے بیت اللہ شریف کو اہل قبلہ ہی حلال کرینگے یعنے کلمہ گو، اور جب حلال کرینگے
اس وقت نہ پوچھو عرب کی ہلاکت سے پھر حبشی آوینگے اور اسکو ایسا خراب کرینگے کہ اسکے بعد وہ
تعمیر بھی نہ ہوگی (رواہ مسند احمد) پس مسلمانوں کو مختصر سمجھ لینا چاہئے کہ جو زمانہ خیر القرون میں
اصحاب اور ائمہ مجتہدین تابعیوں اور تبع تابعیوں نے دین اسلام میں جواز وناجواز کا فتوے
دیگئے جنکی اتباع سب مسلمانوں کیلئے واجب ہے انکے خلاف میں گمراہی ہے جسکی خبر حضرت رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما گئے لہذا قبروں کا پختہ کرنا اور اسپر قبہ وغیرہ کا بنانا نشان کیلئے
پتھروں کا رکھنا اسپر نام وغیرہ کا کھودنا اصحاب رضی اللہ عنہم اور زمانہ تابعیوں خیر القرون سے
دلائل ثابت ہیں جو اوپر بیان ہوا مقامات متبرکہ کا بلند ہونا اسپر قبہ وغیرہ کا بنانا باعث
رعب ودبدبہ شوکت اسلام ہے۔ بہت سی چیزیں جو کہ وہات سے بعتین بسبب
تغیر زمان کے مستحسن ہوئے جن چیزوں کی ایجاد کرنے میں دین واسلام کی
بہتری کی صورت ہو وہ اللہ اور رسول کے نزدیک مقبول ہے۔ اور جن چیزوں سے
حقارت پائی جائے وہ اللہ اور رسولؐ کے نزدیک مردود ہے قبہ وغیرہ مقامات
متبرکہ کے منہدم ہونے سے کفار ان یہود ونصاریٰ مشرک وہنود سب مسلمانوں سے
ہنسی مذاق کرتے ہیں کہ تم لوگ روزہ نماز اور مسجد مسجد کیا ڈھوتے پھرتے ہو تمہارا

تو دین واسلام سب مٹا دیئے گئے۔ اور عوام مسلمانوں کے دل میں جو عظمت تھی وہ بھی جاتی
رہی توہین اہل قبور کے علاوہ دین واسلام کی حقارت اور سخت توہین وبے حرمتی ہوگئی
اور یہ وہابی ناکارہ بیہودہ مقلد نجدی سمجھتے ہیں کہ یہ سب شرک وبدعت مٹائی گئی
ان کے نزدیک تقلید ائمہ شرک وبدعت ہے۔ اور جملہ مسائل تقلید کے اندر ہے تو گویا
سنت والجماعت کے جس قدر مسائل ہیں وہ سب شرک وبدعت ہیں روزہ ونماز
طہارت اور ہر احکام میں۔ یہ رخنہ اندازی فتنہ فساد ڈالتے ہیں۔ یہاں تک
کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ میں محمد رسول اللہ ملانا بھی شرک ہے پس
مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بے دین نیچریوں وہابیوں نجدیوں ملحدوں منافقوں
دجال کے ذریاتوں کے اجماع واتفاق سے بہت پرہیز کرنا چاہئے انکے
مکر دجال میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ ان کے قرآن وحدیث مسئلہ فتوے نہیں
سننا چاہئے۔ ان کو اپنے سے دور رکھنا چاہئے۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ
کھانا پینا آمدورفت جمعہ جماعت سلام پیام سب ترک کرنا چاہئے یہ بہت
بڑے خبیث مجسم شیطان سانپ بچھو سے بھی زیادہ تر زہریلے ہیں مثنوی
شریف میں مولانا ارشاد فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاط یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمہ بر جاں زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند
ہیں اند بگریز چوں آہو ز شیر
سو عدد مشتاب اے دانا دلیر

قال اللہ تعالیٰ سورۂ انعام رکوع ۲۰ میں ارشاد ہے۔ ان الذین
فرقوا دینھم الخ (ترجمہ) بیشک جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین
اپنے کو اور ہوگئے وہ گروہ گروہ نہیں ہے۔ تو ان میں بیچ کسی چیز کے سوا

اس کے نہیں کرتے بحکم انکا طرف اللہ کے ہے۔ یہ خبر دیگا ان کو ساتھ اس چیز
کے کرتے کرتے) اور حضرت سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان سے علیحدہ رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے (مسلم شریف) حضرت ابوہریرہؓ
سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے ان سے الگ رہو اور انہیں اپنے سے
دور رکھو۔ وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں ڈال نہ دیں (ابوداؤد)
حضرتؐ نے فرمایا کہ مریض ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کی
جنازہ پر حاضر نہ ہو۔ ایضاً دوسری حدیث ان کے ساتھ مجالست نہ کرو اور
سلام وکلام سے منع فرمایا۔ بروایت انس رضؓ فرمایا حضرت سرور عالم نے
ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو ساتھ کھانا نہ کھاؤ شادی بیاہت
نہ کرو۔ ایضاً ان کی جنازے کی نماز نہ پڑہو انکے ساتھ نماز نہ پڑہو۔ غرضیکہ
سینکڑوں دلیلیں قرآن وحدیث کی موجود ہیں بسبب طوالت مختصر بطور آگاہی
مسلمانوں کے گوشگذار کیا جاتا ہے کہ ان ناپاکوں ملعون اللہ ورسولؐ کے دشمنوں کو
جنکی خبر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہ سو برس پیشتر آمد آمد کی خبر
دی ہے۔ جو حدیث اوپر میں گذری کہ نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے۔
اور اس میں نکلینگے گروہ شیطان کے یہ حضرت کا معجزہ ظاہر ہوا۔ اور نجدیوں
کی شیطنت فتنہ وفساد کا سارے جہان پر اب پوشیدہ نہ رہا کیا اب بھی کوئی شک
ان کی گمراہی میں باقی ہے۔ ہرگز نہیں الّا بدمذہب کہ وہ خود گمراہ اسکے پیروکار میں
حضورؐ نے فرمایا حدیث شریف یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان
یعنے وہ جنگ کریں گے مسلمانوں کے ساتھ اور چھوڑ دینگے بت پرستی کرد (کتاب
فتح الباری) پس ایمان والوں کو چاہیئے کہ جو ہندوستان کے اندر نجدی عقائد رکھنے
والے اور اس کی صفت کرنیوالے ہیں ان سے پرہیز کریں۔ اور اس کے قریب نہ
جائیں۔ ان بدمذہبوں کا خلاصہ بیان یہ کتاب نور العرفان فی حرز الایمان
حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ مسلمانوں ایمان والوں کو بہت ہوشیار رہنا

چاہیے۔ یہ زمانہ بہت گھرا پرفتن کا سر پر ایمان والوں کے آن پہنچا ہے۔ اس
امتحان وآزمائش میں ٹہیرنا مشکل ہے۔ الّا بفضل الٰہی مخبر صادق نے فرمایا ہے مشکوٰۃ
کی کتاب الفتن میں بروایت حذیفہ رضؓ کہ کہا تھے لوگ لیتے اکثر انکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلّم سے خیر سے اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنے گناہ کا
یا فتنے کا کہ متردد ہوتا ہے وسعت رزق پر واسطے خوف اس بات کے کہ پہنچ جائے
مجھکو کہا حذیفہ رضؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے
اور بدی کے پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر
ہونے والا ہے۔ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہاں ہوگا بعد اس خیر کے کہ شر کہا میں نے
اور کیا پیچھے اس شر کے خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد
اس شر کے خیر ہوگی اور اس خیر میں کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی۔ کہا
میں نے اور کیا ہوگی کدورت وتاریکی اس خیر کی فرمایا کہ کدورت کہ کہی میں نے
کنایہ ہے۔ ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ وروش اختیار کرینگے غیر راہ و
روش میری کے اور راہ بتاوینگے لوگوں کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے
سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو ان سے کاروبار دین کے اور نہیں پہچانیگا
تو کہا میں نے اور آیا ہے بعد اس خیر کے شر فرمایا ہاں بہلانیوالے ہونگے
لوگوں کو اوپر دروازوں دوزخ کے کھڑے یعنے بلا دینگے لوگوں کو طرف گمراہی
کے اور روکینگے اون ہدایت سے طرح بطرح کے فریبوں کے کہ جنکا ٹھکانا جہنم
ہے۔ ترجمہ جو شخص کہ قبول کرکے بات بہلانیوالوں کی اور جاوے طرف جہنم کے یعنی
طرف گمراہی کے کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالیں گے وہ اسکو اسمیں کہا
میں نے بیان کیجئے احوال انکا ہم سے یعنی کیا وہ ہم میں ہونگے یا غیر ہیں فرمایا کہ
وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابناء جنس ہماری سے یا اہل بیت ہمارے سے اور
کلام کریں گے ساتھ زبانوں ہماری کے یعنے قرآن وحدیث سے کہا میں نے پس
کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کروں اُن سے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت

مسلمین کو کتاب و سنت کے حکم پر ہوں اور امام ان کے کو یعنے اہل سنت کے
طریق پر رہنا اور رعایت اور متابعت امام کی لکھو نا کہا میں نے پس اگر نہ ہوویں مسلمانوں
کی جماعت اور نہ امام تو اس صورت میں کیا کروں فرمایا پس الگ ہو تو ان سب
فرقوں سے اگرچہ ہو تجکو ہونا ساتھ لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈھنے
کے ساتھ اس کے جنگل میں اور ساتھ اٹھانے شدائد اور مشقتوں کے اور
چابنے کے گھانس اور لکڑی کے اور قناعت کرنے کے ساتھ اس گھانس کے
جنگل میں یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجھکو موت حالانکہ ہوئے تو اوپر حالت
یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے) اور مشکوٰۃ کے کتاب الفتن میں حضرت
ثوبان رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب وقت
کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنے بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا
نہیں اوٹھائی جاویگی تلوار قتل سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ ملینگے کتنے ایک قبیلہ میری اُمت میں سے ساتھ مشرکوں کے
اور نہیں قیامت قایم ہوگی یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری
اُمت میں سے بتوں کو۔ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگی میری اُمت میں جھوٹے
یعنے بیچ دعوی کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا
کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک
جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنے علما اور عقلا اور غالب دشمنان دین
پر نہیں ضرر پہونچا سکیگا اون کو وہ شخص کہ مخالف کرے انکی یعنے بسبب ثابت
ہونے ان کے کہ اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابو داؤد
اور ترمذی نے) اور دوسری حدیث شریف کتاب جامع الزواید باب ماجاء
فی الکذابین میں بروایت عن عبد اللہ بن عمر رض روی الطبرانی انہ
قال و اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول
لیکونن بین یدی الساعۃ الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلثون

او اکثر قلنا ما آیاتھم قال ان یاتوکم بسنۃ لم تکونوا علیھا لیغیر
بھا سنتکم ودینکم فاذا رایتموھم فاجتنبوا الھم وعادوھم۔
(ترجمہ) طبرانی نے روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا انہوں نے
قسم خدا کی ہے کہ بیشک میں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے کہ بیشک پیدا ہوگا نزدیک قیامت کے دجال اور پہلے اس کے ایک
قوم جھوٹی۔ تیس بلکہ زیادہ پر ہم صحابیوں نے حضرت سے پوچھا کہ ان گروہ کی
کیا علامتیں ہیں۔ تب فرمایا حضرت نے کہ کھاوینگے وے قوم کذاب تم سب کو
ایک سنت کہ تم سب اس سنت کو عمل نہیں کرتے تھے یعنے ایک بات نئی کو
سنت کہکر تم کو بتلاویں گے یا حقیقت میں سنت ہو لیکن تم اسکو نہیں کرتے تھے
بلکہ دوسری سنت کو عمل کرتے تھے تو وہ قوم کذاب اس نئی سنت کو تم کو سکھاوینگے
تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تھے اسکو تغیر اور تبدیل کریں اور تمہارے مذہب
کو بھی تبدیل اور تغیر کر دویں پس جب تم ان قوم کذاب کو دیکھو تب
ان سے کنارہ کرو۔ دور رہو اور ان گروہ کو دین کا دشمن جانو اور ان سے
دشمنی رکھو۔ اور مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں ہے۔ عن ابی ہریرۃ رض
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون
کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم
فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم۔ (ترجمہ)
روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے
آخر زمانے میں فریب دینے والے جھوٹے لاوینگے تمہارے پاس حدیثیں کہ
نہیں سنیں تم نے اور نہ باپوں تمہارے نے پس بچو ان سے اور بچاؤ انکو
آپ سے نہ گمراہ کریں وہ تمکو اور نہ فتنے میں لیں تم کو روایت کی یہ مسلم نے)
ف (دجال کے معنے بڑا فریب دینے والا اور بڑا جھوٹ بولنے والا) اور
مشکوٰۃ کے باب اشراط الساعۃ میں ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ٹھہرائی جاویگی غنیمتیں دولت
اور جب ٹھہرائی جاویگی امانت کو غنیمت اور ٹھہرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان اور
سیکھانہ جاوے علم دین کے واسطے اور فرمانبرداری کرے مرد اپنی
بیوی کی اور خلاف کریگا. بلاوجہ شرعی اپنی ماں کی اور محبت رکھے اپنے
دوست اور دور رکھے اپنے باپ کو اور بلند ہوں آوازیں اور بیہودہ باتیں مجسدوں
میں اور سردار ہو اپنے گروہ کا وہ شخص جو اُن میں فاسق یعنے بدکار ہو اور
کار باری اور معتمد بنے اپنی قوم کا کہ لوگ سب اپنے کاموں میں اس کیطرف
حاجت سے جاویں جو اُن میں کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاویگا مرد اس کی برائی
کے ڈر سے اور علانیہ پڑی پھریں لوگوں میں گانے والی عورتیں اور ظاہر
ہونگے باجے آلات گانے کے اور پی جاوینگی شرابیں اور لعنت کریں گے
اور برا کہیں گے پچھلے لوگ اس اُمت کے اگلے لوگوں کو پس منتظر رہو جب
یہ باتیں ظاہر ہوں سُرخ ہوا کے اور زمین میں زلزلہ ہونیکے اور اس کے
دھس جانیکے اور آدمیوں کی صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے
اور منتظر رہو اور نشانیوں قرب قیامت کے کہ پے در پے ظاہر ہونگے مانند
لڑی جواہر کے کہ ٹوٹ جاوے ڈور اسکا پس گدرنے لگیں پیہم دانے اسکے
نقل کی اسکو ترمذی نے) اور مشکوٰۃ کی کتاب العلم میں حضرت علی کرم اللہ
وجہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے
کہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ باقی نہ رہیگا اسلام سے مگر نام اس کا
اور باقی نہیں رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکی اور مسجدیں ان کی ظاہر میں آباد
ہونگی لیکن ویران ہونگی ہدایت سے عالم سب ان کے بدتر ہونگے ان سے
جو آسمان کے نیچے ہیں فتنہ دین کا ان سے نکلیگا. اور پھر انہیں کیطرف پھریگا
روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے. حدیث شریف وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ

الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ
(ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہے اسکو پھر چھپایا اس کو دیا جاویگا
دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور
روایت کی ابن ماجہ نے انس رضہ سے حدیث مشکوٰۃ شریف وعن کعب بن مالک
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ
العلماء اولیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ
اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن عمر (ترجمہ) اور
روایت ہے کعب بن مالک رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ طلب کرے علم کو اس واسطے کہ فخر کرے بسبب اس کے علماء سے یا
جھگڑے بسبب اسکے بیوقوفوں سے یا پھیرے بسبب اس کے منہ آدمیوں کیطرف
اپنے داخل کریگا اسکو اللہ آگ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن
ماجہ نے ابن عمر رضہ سے " اسی مشکوٰۃ کے کتاب العلم میں ہے. وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من تعلم علماً مما یبتغی بہ وجہ
اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضاً من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ
یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اس طرح کا علم کہ طلب کی
جاتی ہے ساتھ اس کے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب
اسکے متاع دنیا کو نپاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کے یعنے بو اسکی روایت کی یہ
احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور اسی مشکوٰۃ میں ہے. وعن انس قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وواضع
العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجوھر واللؤلؤ والذھب رواہ ابن ماجہ
یعنے روایت ہے انس رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا

فرض ہے اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم نا اہل کو مانند در پہنانیوالا
سؤر کے ہے جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہ ابن ماجہ نے * پس خلاصہ یہ کہ
سب بدمذہب وہابی غیر مقلد رافضی خارجی معتزلی ندوی نجدی نیچری چکڑالوی انکے علاوہ
جو سُنت والجماعت سے علیحدہ ہوئے وہ سب بدعتی جہنمی منافق ہیں اور یہ سب گروہ سؤر
کُتّے سے بدتر ہیں انکے لئے عذاب دردناک ہے چنانچہ ارشاد جناب باری سورہ النسا رکوع
۲۰ میں ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ (ترجمہ)
ان منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق
بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمام تر عزت خدا کیلئے
ہے **ف** پس یہ جتنے بدمذہب وہابی غیر مقلد نیچری ندوی نجدی خلافت کمیٹی احرار و
جمعیۃ علماء اپنی عزت مال و دولت جاہ و حشمت کے لئے ہندوؤں بُت پرستوں کو
اپنا بھائی بناتے ہیں۔ اور بیچارے مسلمانوں سُنّیوں سے جھگڑا لگا کر چندہ مٹھیا کا
رونا رو کر جھگڑا کرتے ہیں۔ اور اپنا کیسہ بھر کر نجدیوں کے پاس بھیجتے ہیں اور لوگوں
پر اعتبار جمانے کیلئے نجدیوں سے مطالبہ طلب کرتے ہیں مسلمانوں کو بہت ہوشیار
ہو جانا چاہیئے انکے قول فعل کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ منافق ہیں چند روز کی زندگی
ہے جو چاہیں کریں اللہ عزوجل ان کے لئے سخت و شدید عذاب نار جہنم کی خبریں
سنا رہا ہے۔ سورۃ النساء رکوع ۲۱۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ (ترجمہ) یعنے نار جہنم کے نیچے کے طبقے میں منافقین داخل کئے جائینگے
جو نہایت سخت عذاب کی جگہ ہے) مسلمانوں ایمان والوں سُنّیوں حنفیوں
مقلدوں مقبولوں کو اللہ تعالٰے اپنے حبیب کے طفیل میں بدمذہبوں منافقوں
کی صحبت سے بچائے اور راہِ صراط المستقیم پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر
کرے

آمین ثم آمین